غزل

جناب شارق ایم اے

پھر ہوا موجِ وحشت اثر ہو گئی
سخت پھر بندشِ بال و پر ہو گئی

آ گئی جب قفس میں نشیمن کی یاد
ہر خلش حسرتِ بال و پر ہو گئی

آمدِ فصلِ گل کی یہ روداد ہے
زندگی نذرِ برق و شرر ہو گئی

میری بربادیوں کو نہ پوچھے کوئی
ہو گئی جس طرح بھی بسر ہو گئی

یوں تو برہم رہے ہم سے وہ عمر بھر
دل کی ہر بات اُن سے مگر ہو گئی

اس طرح اب کے لوٹا کسی نے ہمیں
ساری دنیا کو اس کی خبر ہو گئی

شکریہ! اے نگاہِ تغافل اثر
اہلِ غم کی تو یوں بھی بسر ہو گئی

لب پہ جس وقت بھی نام آیا ترا
دل دھڑکنے لگا آنکھ تر ہو گئی

تیرگی ہے وہی، ظلمتیں ہیں وہی
لوگ کہتے ہیں شارق سحر ہو گئی

غزل

جناب سعادت نظیر

کونسا ہے یہ مرحلہ دل کا
کہ بڑھا اور حوصلہ دل کا

تھک گئے ہم تو کہتے کہتے مگر
ختم ہوتا نہیں گلہ دل کا

لو، وہ کھنچ آئے، ہم نہ کہتے تھے
رنگ لائے گا ولولہ دل کا

دیکھ! اُٹھاتے ہیں ہم بھی تیشۂ شوق
اب نکالیں گے حوصلہ دل کا

کیا سے کیا ہو گیا زمانہ! مگر
نہیں بدلا تو فیصلہ دل کا

ذرہ ذرہ تھا رہ کا دامن گیر
نہ رُکا پھر بھی قافلہ دل کا

خون رونا پڑے گا تجھ کو، نظیر
کھیل سمجھا ہے مشغلہ دل کا